مطبوعات

ارکانِ اسلام | تالیف: مولانا عبید الحق۔ قیمت پانچ روپے۔ طابع و ناشر: المکتبۃ العلمیہ ۱۵۔ لیک روڈ، لاہور۔ صفحات ۵۵۲۔ کتابت اور طباعت عمدہ۔

یہ کتاب ہائی سکول کے طلبہ و طالبات کے لیے مرتب کی گئی ہے۔ فاضل مصنّف نے اس میں بڑے دلنشین انداز میں اسلام کی بنیادی تعلیمات کی وضاحت فرمائی ہے۔ عقائد سے لیکر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب موضوعات بڑی تفصیل سے زیر بحث آگئے ہیں۔ البتہ کہیں کہیں عنوانات کی ترتیب ضرور کھٹکتی ہے مثلاً جنت اور دوزخ کے بیان کے بعد، طہارت کا بیان شروع ہوتا ہے۔ پھر رسالت کے باب میں اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر ذرا زیادہ مکمل کر بحث کر دی جاتی تو اس سے کتاب کی افادیت میں یقیناً اضافہ ہوتا۔ اسی سلسلہ میں عقیدۂ ختمِ نبوت کی وضاحت بھی بڑی ضروری تھی۔ ہمیں امید ہے کہ فاضل مصنف نقشِ ثانی کے وقت ہماری ان گزارشات کو پیشِ نظر رکھیں گے۔ کتاب بہر حال بڑی قابلِ قدر ہے اور اس سے نہ صرف طلبا اور طالبات بلکہ عام مسلمان بھی کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کتاب کے سارے مبحث قرآن و سنت سے ماخوذ ہیں۔ فاضل مصنّف نے اس میں کوئی بات ایسی نہیں لکھی جو اہلِ سنت کے مسلک سے ہٹی ہوئی ہو۔

ان دیکھی حقیقتیں توحید، رسالت، آخرت | تالیف: محترم کوثر نیازی صاحب۔ طابع و ناشر آئینہ ادب، چوک مینار، انارکلی۔ لاہور۔ قیمت ۲/۸ روپے۔ صفحات ۱۹۲۔ کتابت و طباعت نہایت عمدہ۔

محترم کوثر نیازی صاحب نے اس مختصر کتاب میں توحید، رسالت اور آخرت کے متعلق اسلامی عقائد کی تشریح و تفہیم فرمائی ہے۔ فاضل مصنف کے پیشِ نظر چونکہ جدید تعلیم یافتہ

طبقہ ہے اس لیے انہوں نے وہی اندازِ بیان اختیار فرمایا ہے جو اس طبقے کو مطمئن کر سکے انہوں نے اس تصنیف کو فلسفیانہ موشگافیوں اور کلامی طرز کی بحثوں میں نہیں الجھایا بلکہ قرآن و سنت کے صاف و سادہ طریقے سے اسلام کے ان اساسی تصورات کی وضاحت کی ہے اور اس اعتبار سے یہ ایک کامیاب کوشش ہے۔ ہم اپنے نوجوانوں سے اس قابل قدر تصنیف کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

واقعۂ کربلا | تالیف۔ پروفیسر سید ابوبکر غزنوی ایم۔ اے، ایل، ایل، بی۔ ناشر، المکتبۃ العلمیہ ۱۵۔ لیک روڈ، لاہور۔ صفحات ۴۰، قیمت دس آنے۔

اس فاضلانہ مقالہ میں پروفیسر سید ابوبکر غزنوی صاحب نے نہایت عمدہ سلیقے سے کربلا کے جاں گداز واقعات کو جمع کر دیا ہے۔ انہوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کی تائید میں بڑے مستند دلائل پیش کیے ہیں اور ناقابلِ تردید شواہد کی مدد سے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت حسین کی کوفہ میں آمد کسی جاہ طلبی کا نتیجہ نہ تھی بلکہ اس کے پیچھے صرف ایک جذبہ ہی کارفرما تھا کہ اسلامی حکومت کو غلط ہاتھوں میں منتقل ہونے سے جہاں تک ممکن ہو روکا جائے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے اپنے گھرانے کا ایک ایک فرد اپنی آنکھوں کے سامنے کٹوا دیا۔ انہوں نے اپنے بچوں کو خاک و خون میں تڑپتا ہوا دیکھا اور بالآخر اپنی جان بھی اس راہ میں قربان کر دی مگر ان کے پائے استقلال میں کوئی لغزش نہ پیدا ہوئی۔ ہم اپنے قارئین سے اس مقالہ کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔ طباعت و کتابت کا معیار گوارا ہے۔

پیارے نبی کی پیاری زبان۔ ۲۴ حصے | ملنے کا پتہ: انجمن ترقی عربی ۶۴ ڈی گلبرگ لاہور۔ قیمت ہر حصہ ۸ آنے۔

عربی زبان کو آسان طریقہ سے سکھانے کا یہ ایک سلسلہ ہے جو ۲۴ حصوں پر مشتمل ہے اور جسے انجمن ترقی عربی (پاکستان) کے بانی جناب عبدالرحمٰن طاہر سورتی نے مرتب کیا ہے معلوم نہیں اب تک اس کے کل کتنے حصے شائع ہو چکے ہیں، اس وقت ہمارے سامنے اس کے پہلے

چھ حصے ہیں۔ ہر حصہ چھ یا سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب میں پہلے عربی زبان کے قواعد بتائے گئے ہیں اور پھر آخر میں عربی سے اُردو اور اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لیے مشقیں دی گئی ہیں۔ ان چھ حصوں کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ بہر حال یہ ایک کامیاب سلسلہ ہے جس سے عام اُردو دان حضرات اپنی دوسری مصروفیات کے ساتھ ساتھ ہر روز پندرہ بیس منٹ کا وقت نکال کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اس طرح چھ ماہ میں (اگر ہر روز ایک سبق پابندی سے پڑھا جائے) اس قابل ہو سکتے ہیں کہ قرآن و حدیث کا براہ راست مطالعہ کر سکیں۔ عربی فقروں میں اگرچہ کہیں کہیں زبان کی غلطیاں نظر آتی ہیں لیکن بہرحال یہ غلطیاں سخت نوعیت کی نہیں ہیں۔ امید ہے اگر مؤلف اگلے ایڈیشن کے وقت قدرے اہتمام اور دقتِ نظر سے کام لیں تو خود ہی ان غلطیوں کو درست کرلیں گے۔ البتہ چند باتیں ہم ان سے ضرور عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے اس سلسلہ میں تدریج کا بہت کم خیال رکھا ہے۔ جس معیار کے فقرے ترجمہ کے لیے پہلے حصہ میں دیئے گئے ہیں، چھٹے حصہ میں بھی تقریباً اسی معیار کے فقرے پائے جاتے ہیں۔ دوسرے عربی جملے چونکہ انہوں نے خود بنائے ہیں اس لیے ان پر کہیں کہیں اردو اسلوب بیان کی جھلک پائی جاتی ہے۔ بہتر ہوتا کہ وہ محنت کر کے تمام فقرے قرآن حدیث اور ادب کی معتبر کتابوں سے اخذ کرتے تاکہ پڑھنے والے کے ذہن پر شروع ہی سے عربی اسلوب نقش ہو جاتا۔ تیسرے یہ کہ انہوں نے قواعد بیان کرتے ہوئے بعض ایسی باتوں کو جن سے ناظرہ قرآن پڑھنے والا ہر شخص یا تو واقف ہوتا ہے، یا پڑھتے وقت استاد سے ضمنی طور پر معلوم کر ہی لیتا ہے، بہت زیادہ تفصیل، اہتمام اور تکرار سے بیان کیا ہے جس کی وجہ سے یہ سلسلہ بلاوجہ زیادہ لمبا ہو گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ اگر وہ اس قسم کی باتوں کو بڑی حد تک حذف کر دیتے تو یہ سلسلہ زیادہ مفید بھی رہتا اور عام لوگوں کے لیے اسے خریدنا اور پڑھنا زیادہ آسان بھی ہوتا۔ (محمد عاصم)

(بقیہ اشارات)

اگرچہ زبان اور رسم الخط کی اہمیت پر بہت سی ایسی شہادتیں بھی نقل کی جاسکتی ہیں جو علمی حیثیت سے